یومِ عاشوراء کی بدعات و خرافات

(۱۰ محرم الحرام کو نبیوں کے واقعات، سورمہ لگانا، نئے کپڑے پہننا، کھانے پینے میں وسعت جیسے بعض اعمال کا تحقیقی جائزہ)

مرتب

دیوان محسن شاہ

ناشر

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)

یومِ عاشوراء
کی بدعات و خرافات

(۱۰ محرم الحرام کو نبیوں کے واقعات، سورمہ لگانا، نئے کپڑے پہننا، کھانے پینے میں وسعت جیسے بعض اعمال کا تحقیقی جائزہ)

مرتب
دیوان محسن شاہ

ناشر
امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)

نام کتب : یومِ عاشوراء کی بدعت و خرافات

مرتب : دیوان محسن شاہ

صفحات : 34

سن اشاعت : اگست2019، محرم۱۴۴۱ھ۔

کمپوزنگ : امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)

ملنے کا پتا

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن (اہل سنّت)

موڈاسہ، اروّلی، گجرات،

فاؤنڈر اینڈ چیرمین: ڈاکٹر شہزاد حسین قاضی

Mob. 8511021786

فہرست

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناصر

یومِ عاشوراء کی بدعات وخرافات

پچھلے کئی برسوں سے اہلِ سنّت میں یومِ عاشورہ کے فضائل کو لیکر Pamphlet پبلیش کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ محرم کے چاند کے بعد کی جمعہ میں خطیب بھی اس موضوع پر تقریر کررہے ہوتے ہیں یہ روایتیں عوام میں ہوا کی طرح پھیل چکی ہے جیسے کہ ،

یومِ عشورہ کے دن -

سورمالگانا،

غسل کرنا، مہندی لگانا،

کھچڑا پکانا، نئے لباس پہننا،

خوشی وانبساط کا اظہار کرنا،

کھانے پینے میں وسعت اختیار کرنا وغیرہ اعمال کو صواب کی نیّت سے کرنا افضل مانا جاتا ہے۔

اِسی طرح یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ عاشورہ کے دن صرف کربلا کا ہی واقعہ نہیں ہوا بلکہ دیگر

واقعات بھی ہوئے ہیں جیسے کہ اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ نے........

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جدی پہاڑی پر قائم ہوئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات ملی۔

حضرت اسمائیل علیہ السلام کے بدلے ذبح کے وقت دُنبہ کا فدیہ آیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام واپس آئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ بصارت واپس فرمائی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش معاف ہوئی۔

حضرت ایوب علیہ السلام سے بلاؤں کو دور کیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل خانہ سے نکالا گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری گئی۔

حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مرتبہ پر فائز کیا۔

حضرت ینوس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پیدا کیا۔

فرشتوں کو پیدا کیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدا کیا۔

یومِ عاشورہ کو قیامت قائم ہوگی.........وغیرہ۔

دراصل یہ روایات ناصبی و خارجیوں نے اہلِ بیت کی دشمنی میں ۱۰ محرم یومِ عاشورہ کو ذکرِ شہادت حسین ابن علی علیہاالسلام کو کم کرنے، اُس کی اہمیت گھٹانے کے لیے گھڑی گئی ہے تاکہ لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ 'یومِ عاشورہ ۱۰ محرم صرف نسبتِ حسین رضی اللہ عنہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اور فضائل و واقعات سے بھی مشہور ہیں۔ اور لوگوں کے دماغ میں یہ روایات ڈالکر لوگوں کا دھیان ذکرِ شہداءِ کربلا سے کم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے!

اہلِ سنت کے محدثین کا اِن روایات کے بارے میں کیا حکم ہے وہ ہمارے عزیز دست محسن شاہ دیوان نے بخوبی اِس کتاب میں بیان کیا ہے۔ تاکہ اہل سنت کی عوام ایسی موضوع و ضعیف روایات سے خود کی حفاظت کر سکے۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ خود کو عالم کہلانے والے اہل علم بھی محرم میں اس کو زور و شور سے بیان کرتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو نیک ہدایت عطا کرے۔ آمین۔

'امام جعفر صادق فاؤنڈیشن' کی جانب سے اس کتاب کو پبلیش کر کے محبت اہل بیت میں جو کاوش کی گئی ہے اسے اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ قبول فرمائے۔ آمین۔

خادمِ زہراءِ پاک علیہاالسلام

ڈاکٹر شہزاد حسین یاسین میاں قاضی

۱۰ محرّم ۱۴۴۱ھ

مفتی مکہ مکرمہ شیخ الفقہاء والمحدثین ابن حجر الہیتمی المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ کتاب "الصواعق المحرقہ" سے

الصواعق المحرقة

على

أهل الرفض والضلال والزندقة

تأليف

أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علي

ابن حجر الهيتمي (٩٧٣)هـ

تحقيق

عبد الرحمن بن عبد الله التركي

كلية أصول الدين بالرياض

كامل محمد الخراط

الجزء الأول

دار الوطن

الرياض ـ شارع المعذر ـ ص . ب ٣٣١٠

٤٧٩٢٠٤٢ ـ فاكس ٤٧٦٤٦٥٩

عاشوراء كما سيأتي بَسطُ قصته إنما هو الشهادة الدالة على مَزيد (١) حظوته ورفعته ودَرجته عند الله ، وإلحاقه بدرجات أهل بيته الطاهرين ، فمن ذكر ذلك اليوم مصابه لم يَنبغ أن يشتغل إلا بالاسترجاع امتثالاً للأمر ، وإحرازاً لما رتبه تعالى عليه بقوله : ﴿ أولئكَ عليهم صلَواتٌ من ربِّهم ورَحمة وأولئك هُمُ المهتدون﴾ [البقرة: ١٥٧] ، ولا يشتغل ذلك اليوم إلا بذلك ونحوه من عظائم (٢) الطاعات كالصوم ، وإياه ثم إياه أن يَشغله ببِدَع الرافضة من النَّدب والنِّياحة والحُزن ، إذ ليس ذلك من أخلاق المؤمنين ، وإلا لكان يوم وَفاته (ﷺ) أولى بذلك وأحرى ، أو ببدع الناصبة المتعصبين على أهل البيت ، أو الجهال المقابلين الفاسدَ بالفاسد ، والبدعةَ بالبدعة ، والشر بالشر من إظهار غاية الفرح والسرور واتخاذه عيداً ، وإظهار الزينة فيه كالخضاب والاكتحال ، ولبس جَديد الثياب ، وتوسيع النفقات ، وطَبخ الأطعمة والحبوب الخارجة عن العادات ، واعتقادهم أن ذلك من السنَّة والمعتاد ،والسنَّةُ تركُ ذلك كله ، فإنه لم يرد في ذلك شيء يُعتمد عليه ، ولا أثر صحيح يرجع إليه (٣) .

وقد سُئِل بعضُ أئمة الحديث والفقه عن الكُحل والغُسل والحِنَّاء ، وطَبخ الحبوب ، ولُبس الجديد ، وإظهار السرور يوم عاشوراء ، فقال : لم يَرِد فيه حديثٌ صحيح عنه (ﷺ) ، ولا عن أحدٍ من أصحابه ، ولا استحبه أحد من أئمة المسلمين، لا من الأربعة ، ولا من غيرهم ، ولم يرد في الكتب المعتمدة في ذلك لا صَحيح ولا ضعيف ، وما قيل : « إن من اكتحل يومه لم يرمد ذلك العام ، ومن

(١) ليست في (ط) .

(٢) في (ك) : « عظيم » .

(٣) في (ط) : « له » .

اغتسل لم يمرض كذلك ، ومن وسع على عياله فيه وسَّع الله عليه سائر سنته » ، وأمثال ذلك مثل فَضل الصلاة فيه ، وأنه فيه توبةُ آدم ، واستواءُ السفينة على الجودي، وإنجاءُ إبراهيم من النار ، وإفداءُ الذَّبيح بالكَبش ، وردُّ يوسفَ على يعقوب؛ فكل ذلك موضوعٌ إلا حديث التَّوسِعة على العيال [1] -لكن في سنده من تُكلم فيه- فصار هؤلاء لجهلهم يتخذونه موسمًا ، وأولئك لرفضهم [2] يتخذونه مأتمًا ، وكلاهما مُخطئ ، مُخالف للسنة ، كذا ذكر ذلك جميعه [3] بعض الحفاظ .

وقد صرح الحاكم بأن الاكتحال يومه بدعة ، مع روايته خبر : « إنَّ مَن اكتحل بالإثمد يومَ عاشوراء لم تَرمَد عينُه أبدًا » [4] ، لكنه قال : إنه منكر ، ومن ثم أورده ابن الجوزي في « الموضوعات » من طريق الحاكم . قال بعض الحفاظ : ومن غير تلك الطريق ، ونقل المجد اللغوي عن الحاكم أن سائر الأحاديث في فضله - غير الصوم وفضل الصلاة فيه والإنفاق، والخضاب ، ، والادِّهان والاكتحال، وطبخ الحبوب وغير ذلك ــ كله موضوع ومُفترى . وبذلك صرَّح ابن القيِّم أيضًا،

---

(١) سيأتي في الصفحة التالية .

(٢) في (ك) : « الرافضة » .

(٣) تحرفت في (ك) إلى : « جماعة » .

(٤) ذكره الفَتني في « تذكرة الموضوعات » : ١١٨ ، والقاري في « الأسرار المرفوعة » : ٣٣٢، وابن عراق الكناني في « التنزيه » ١٥٧/٢ ، عن ابن عباس ، والزيلعي في « نصب الراية » ٤٥٥/٢-٤٥٦ ، ونسبه للبيهقي في « الشعب » ،وقال : قال البيهقي : إسناده ضعيف بمرة، فجويبر ضعيف ، والضحاك لم يلق ابن عباس ، انتهى . ومن طريق البيهقي رواه ابن الجوزي في «الموضوعات» ، ونقل عن الحاكم أنه قال فيه : حديث موضوع ، وضعه قتلة الحسين رضي الله عنه . ولم نجده في « المستدرك » .

فقال: حديثُ الاكتحال ، والادهان، والتطيب يوم عاشوراء من وَضع الكذابين، والكلام فيمن خَصَّ يوم عاشوراء بالكُحل ، وما مر من أن التوسعة فيه لها أصل هو كذلك فقد أخرج حافظ الإسلام الزين العراقي في « أماليه » من طريق البَيهقي، أن النبي (ﷺ) قال : « مَن وَسَّع على عياله وأهله يوم عاشوراء ، وَسَّعَ الله عليه سائر سَنته » [1] . ثم قال عقبه : هذا حديث في إسناده لين ، لكنه حسن على رأي ابن حبان [2] ، وله طريق آخر صححه الحافظ أبو الفَضل محمد بن ناصر، وفيه زيادات منكرة . وظاهر كلام البَيهقي أن حديث التوسعة حسن [3] على رأي غير ابن حبان أيضًا ، فإنه رواه من طرق عن جماعة من الصحابة مرفوعًا ثم قال : وهذه الأسانيد ، وإن كانت ضعيفةً لكنها إذا ضم بعضها إلى بعض أحدثت قوة ، وإنكار ابن تَيمية أن التوسعة لم يرد فيها شيء عنه (ﷺ) وَهْمٌ، لما علمت، وقول أحمد : إنه حديث لا يصح . أي : لذاته ، فلا ينفي كونه حسنًا لغيره ، والحسن [4] لغيره يحتج به ، كما بُيِّنَ في علم الحديث [5] .

---

(١) أخرجه الطبراني في الكبير ٩٤/١٠ ، عن ابن مسعود رضي الله عنه ، وابن عدي في « الكامل» ٢١١/٥، وسندهما فيه الهيصم بن شداخ . وابن الجوزي في « العلل المتناهية » ٦٢/٢-٦٣ ، عن أبي هريرة ، والعقيلي في « الضعفاء » ٦٥/٤ ، وأورده الهيثمي في المجمع ١٨٩/٣ ، عن أبي سعيد الخدري عن ابن مسعود . وقال عقيبه : رواه الطبراني في الكبير ، وفيه الهيصم بن الشداخ، وهو ضعيف جدًا . وللعلماء كلام طويل حول هذا الحديث ، فليراجع فيه « المقاصد الحسنة » : ٤٣١ ، و « اللآلىء المصنوعة » ١١١/٢- ١١٤ ، و « تنزيه الشريعة » ١٥٧/٢ ، و«فيض القدير » ٢٣٥/٦ ، و « كشف الخفا » ٢٨٤/٢ ، و« الفوائد المجموعة » : ٩٨ .

(٢) في (ط): « غير ابن حبان » .

(٣) ليست في (ك) .

(٤) ساقطة من (ك) .

(٥) المؤلف هنا عمم وأطلق -رحمه الله- والحسن لغيره ، هو الضعيف إذا تعددت طرقه ، =

مفتی مکہ مکرمہ اور اپنے زمانہ کے شیخ الفقہاء والمحدثین شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن محمد بن علی ابن حجر الہیتمی المکی الشافعی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری اپنی کتاب ''الصواعق المحرقہ'' میں یومِ عاشوراء کے روز بغضِ اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام میں کی جانے والی نواصب و خوارج کی بدعات و خرافات سے خبردار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''متعصب خارجیوں کی بدعات سے بچو! جو اہلِ بیتِ اطہار کی قدح (ہجو) کرتے ہیں۔ جاہلوں کی بدعات سے اجتناب کرو جو فاسد کا فاسد سے، بدعت کا بدعت سے، برائی کا برائی سے تقابل کرتے ہیں کہ وہ لوگ (عاشوراء کے روز) انتہائی فرحت و سرور کا اظہار کرتے ہیں، عید مناتے ہیں، زینت کی نمائش کرتے ہیں۔ جیسے خضاب، سرمہ اور نئے نئے کپڑے اور فضول خرچی، خلافِ عادت (رنگ برنگے) کھانے پکانے وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور ان کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ سنّتِ نبوی ہے اور اُمورِ عادیہ میں سے ہیں حالانکہ ان تمام امور کا ترک کرنا ہی سنتِ نبوی ہے۔ کیونکہ ان میں کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جس پر اعتماد کیا جاسکے اور نہ ہی کوئی اثرِ صحیح ہے جس کی طرف رجوع کیا جاسکے۔

در حقیقت بعض ائمہ حدیث اور فقہاء کرام سے عاشوراء کے دن سرمہ لگانے، غسل کرنے، مہندی لگانے، کھچڑا پکانے، نئے لباس پہننے اور خوشی و انبساط کے اظہار کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اس بارے میں نہ تو رسول اللہ سے کوئی روایت ہے اور نہ کسی صحابی سے اور نہ ائمہ مسلمین سے نہ ائمہ اربعہ اہلِ سنت سے اور نہ ان کے علاوہ کسی اور نے مستحب بتایا۔ اور نہ کسی قابلِ اعتماد کتبِ حدیث میں کوئی روایت ہے نہ صحیح نہ ضعیف۔

اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اگر عاشوراء کے دن سرمہ لگایا گیا تو اس سال میں آنکھیں نہ دُکھیں گی

اور یہ کہ جس نے غسل کیا وہ سال بھر بیمار نہ ہوگا اور یہ کہ جس نے اپنے عیال میں رزق کی وسعت کی اللہ تعالیٰ سال بھر رزق میں کشادگی فرمائے گا، اور اس قسم کی باتیں اور یہ کہ اس دن نماز افضل ہے اور یہ کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ جودی پہاڑی پر کشتی قائم ہوئی ۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات ملی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کے وقت دنبہ کا فدیہ آیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام واپس آئے۔ یہ سب موضوع ہیں سوائے حدیثِ عیال پر وسعتِ رزق کے، لیکن اس کی سند میں کلام ہے لٰہذا خارجیوں، ناصبیوں نے اپنی جہالت کے سبب اس دن کو موسمِ سرور (عید) بنالیا اور رافضیوں نے ماتم کا دن۔ حالانکہ یہ دونوں خطاکار اور مخالفِ سنت ہیں۔ان سب کو چند حفاظ حدیث نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

بلاشبہ حاکم نے تصریح کی ہے کہ اس دن سرمہ لگانا بدعت ہے۔ دوسری روایت میں جو یہ ہے کہ اس دن جس نے سرمہ لگایا کبھی اس کی آنکھ کو آشوب نہ ہوگا اس کے لیے بھی کہا کہ منکر ہے۔ ابن جوزی نے اپنی موضوعات میں حاکم کی سند سے اسی مقام پر بیان کیا ہے۔ اور بعض حفاظ نے دوسری سندوں سے بھی نقل کیا ہے۔

المجد اللغوی نے حاکم سے نقل کیا ہے کہ روزہ کے سوا تمام وہ حدیثیں جو عاشوراء کی فضیلت اور نماز، انفاق، خضاب، تیل و سرمہ، کھانا پکانے وغیرہ کی

فضیلت میں منقول ہیں، سب موضوع اور سراسر بہتان ہیں۔

اسی طرح ابن قیم نے تصریح کرتے ہوئے کہا کہ سرمہ لگانے، تیل ملنے اور خوشبو لگانے کی حدیث یومِ عاشوراء کے دن کے لیے کذّابوں کی من گھڑت حدیثوں میں سے ہیں۔“

[ہیتمی فی الصواعق المحرقۃ علی أھل الرفض والضلال والزندقۃ، ۲/۵۳۴_۵۳۶۔]

غور سے پڑھیں کہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ اہلِ بیتِ کرام علیہم السلام کے دشمن '' ناصبی اور خارجی نے روزِ عاشوراء کو عید منانا سنت کہا ہے '' معاذ اللہ۔ حلانکہ نہ اس پر کوئی حدیثِ رسول ہے نہ کسی صحابیٔ رسول کا کوئی عمل ہے اور نہ ہی ائمہ مسلمین یا ان کے علاوہ کسی اور نے جائز و مستحب بتایا مگر پھر بھی خوارج و نواصب نے بغضِ اہلِ بیت میں اس قبیح فعل کو سنت بنا کر ان دنوں میں خوشیاں منانے کو اپنا عقیدہ بنالیا۔ نعوذ بااللہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آج اگر کوئی ناصبی سالِ نو کی خوشیاں منانے کے لیے جواز بھی نکالتا ہے تو حیراں ہونے کی ضرورت نہیں، کیونکہ جو برتن میں ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے۔ جن کا اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام سے محبت و مؤدّت ہوگی تو وہ ان کا ہی طریقہ اپنائے گا، انہی کی سنت کو اختیار کرے گا انہی کے طریقے پر اپنی زندگی بسر کرے گا نہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کے طریقے پر چل کر اپنی دنیا و آخرت کو برباد کرے گا۔

اسی طرح حافظ ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقي المتوفی سنہ ۷۷۴ ہجری نے بیان کیا ہے کہ شامی خوارج نے شیعہ و روافض کی رد و مخالفت کی آڑ میں سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کو عید کا دن بنا دیا تھا۔ چنانچہ شامی خارجیوں کے اس قبیح فعل کے بارے میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ:

'' وہ یومِ عاشوراء کو کھانے پکاتے، غسل کرتے، خوشبو لگاتے اور قیمتی کپڑے پہنتے اور اس دن کو عید بنا دیتے اور اس میں طرح طرح کے کھانے پکاتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور اس دن ان کا مقصد روافض کی مخالفت کرنا تھا۔''

[ابن کثیر فی البدایہ والنہایہ، ۲۸۳/۸۔]

امام اہلِ سنّت شیخ المحققین الشاہ عبد الحق محدّث البخاری الدھلوی الحنفی o
کا فتویٰ "ماثَبُتَ بِالسُّنَّۃِ فی ایام السنّۃ" سے

بجابر على شرط مسلم اخرجها ابن عبد البر في الاستذكار عن رواية ابي الزبير
عنه فهو احسن طرقه ورواه هو والدارقطني في الافراد باسناد جيد عن عمر موقوفا
عليه والبيهقي في الشعب من جهة محمد بن المنتشر قال قال ابن عباس
كثير المذكر وتعقب اعتماد ابن الجوزي في الموضوعات قول العقيلي انه مجهول
ابن شداخ راوي حديث ابن مسعود انه مجهول بقوله بل ذكره ابن حبان في
الثقات والضعفاء انتهى وفي تنزيه الشريعة في الاحاديث الموضوعة للشيخ
الامام الحافظ العلامة عالم المدينة النبوية في زمانه الشيخ علي
ابن العراق حديث من صام تسعة ايام من اول المحرم بنى الله له قبة في الهواء
ميلا في ميل لها اربعة ابواب وابو نعيم عن انس
ارفة وحديث من صام يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة بصيامها
وقيامها ومن صام يوم عاشوراء اعطي ثواب عشرة الاف ملك ومن صام يوم
عاشوراء اعطي ثواب الف حاج ومعتمر ومن صام يوم عاشوراء اعطي ثواب عشرة
الاف شهيد ومن صام يوم عاشوراء كتب الله له اجر سبع سموات ومن اشبع

جائعا في يوم عاشوراء فكانما اطعم جميع فقراء امة محمد ومن اشبع بطونهم
ومن مسح يده على راس يتيم رفعت له بكل شعرة على راسه درجة في
الجنة خلق الله السموات يوم عاشوراء والارض كمثله وخلق القلم يوم
عاشوراء واللوح كمثله وخلق جبريل يوم عاشوراء والملائكة يوم عاشوراء
وخلق آدم يوم عاشوراء وولد ابراهيم يوم عاشوراء ونجاه الله من النار
يوم عاشوراء وفدي اسمعيل يوم عاشوراء وغرق فرعون يوم عاشوراء
ورفع ادريس يوم عاشوراء وتاب الله على آدم يوم عاشوراء وغفر ذنب داود
يوم عاشوراء واستوى الرب على العرش يوم عاشوراء وتقوم القيامة يوم
عاشوراء موضوع ذكره ابن الجوزي عن ابن عباس وفيه حبيب بن ابي حبيب
وهو آفته حديث ان الله فرض على بني اسرائيل صوم يوم في السنة وهو
يوم عاشوراء وهو اليوم العاشر من المحرم فصوموه ووسعوا على اهليكم
فيه فانه من وسع على اهله من ماله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته
فصوموه فانه اليوم الذي تاب الله فيه على آدم وهو اليوم الذي رفع الله

امامِ اہلِ سنّت قدوۃ المحدثین سراج العارفین الشیخ المحقق الشاہ عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ البخاری الدھلوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سنہ ۱۰۵۲ ہجری اپنی کتاب "مَاثَبُتَ بِالسُّنَّۃِ فی ایام السنّۃ" میں عاشوراء کی موضوع احادیث کے متعلق فرماتے ہیں:

"شیخ امام، حافظ علامہ، عالمِ مدینہ منورہ اپنے زمانہ میں الشیخ علی بن محمد بن عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تنزیۃ الشریعۃ في الأحادیث الموضوعۃ" میں حدیث ہے کہ:

جس نے محرم کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ ہوا میں ایک قُبہ بنائے گا۔ جس کی پیمائش میل دو میل ہو گی اور اس کے چار دروازے ہوں گے۔ اسے ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے چونکہ اس سند میں موسیٰ طویل ہے، وہ ایک آفت تھا (یعنی خوب گھڑا کرتا تھا)۔

اور یہ حدیث کہ جس نے عاشوراء کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ساٹھ سال کی عبادت لکھے گا جس میں روزہ نماز ہے، اور **جس نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اس کو دس ہزار فرشتوں کا ثواب دیا جائے گا**، اور جس نے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا اسے ایک ہزار حج و عمرہ کا ثواب دیا جائے گا، اور **جس نے عاشوراء کا روزہ رکھا اسے دس ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا**، اور جس نے عاشوراء کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ساتوں آسمانوں کا ثواب لکھے گا۔ اور جس نے عاشوراء کے دن کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اس نے گویا امتِ محمدیہ کے تمام فقراء کو کھانا کھلایا اور ان کو سیر کر دیا، اور جس نے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کے سر کے ہر ہر بال کے بدلے جنت میں بلند درجہ ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے عاشوراء کے دن جبریل علیہ السلام کو پیدا کیا، اور عاشوراء ہی کے دن فرشتوں

کو پیدا کیا، اور عاشوراء کے دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اور عاشوراء کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آگ سے ان کو نجات ملی۔ اسی دن اسمٰعیل علیہ السلام کا فدیہ آیا۔ اور عاشوراء ہی کے دن فرعون غرق ہوا، اور عاشوراء کے ہی دن ادریس علیہ السلام کو اٹھایا، اور یومِ عاشوراء کو آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، اور یومِ عاشوراء کو داؤد علیہ السلام کی لغزش معاف ہوئی۔ یومِ عاشوراء کو اللہ تعالیٰ عرش پر مستویٰ ہوا، اور یومِ عاشوراء کو قیامت قائم ہو گی۔

یہ سب (احادیث) موضوع ہیں اسے ابن جوزی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے، چونکہ اس سند میں حبیب ابن حبیب ہے جو فتنہ پرداز تھا۔

(اسی طرح) یہ حدیث کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر سال میں ایک دن کا روزہ فرض کیا وہ عاشوراء کا دن ہے، اور وہ محرم کی دسویں ہے۔ لٰہذا اس دن روزہ رکھو اور اپنے اہل پر رزق کی فراخی و کشادگی کرو کیونکہ جس نے اپنے اہل پر اپنے مال میں سے یومِ عاشوراء کو وسعت کی اللہ تعالیٰ اس پر تمام سال فراخی کرے گا۔ روزہ رکھو کیونکہ یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی۔ یہ وہ دن ہے جس دن حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مرتبہ پر فائز کیا۔ اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات دی۔ یہ وہ دن ہے جس دن حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی سے اتارا۔ اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتاری۔ اور یہ کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بوقتِ ذبح فدیہ اتارا۔ اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل خانہ سے نکالا۔ اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو بصارت واپس عطا فرمائی۔ اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام سے بلاؤں کو دور کیا۔ اور یہ وہ دن ہے کہ اللہ نے حضرت یونس علیہ

السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا۔ اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے بنی اسرائیل کے لیے دریا میں راستہ بنایا۔ اور یہ وہ دن ہے جس دن حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخشے۔ اور یہ وہ دن ہے جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا عبور کیا۔ اور یہ وہ دن ہے جس دن یونس علیہ السلام کی قوم پر توبہ اتاری۔ پس جو شخص اس دن کا روزہ رکھے گا، چالیس سال کا کفارہ ہو گا۔ اور یو معاشورا کا دن وہی ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا۔ اور یہ پہلا دن ہے کہ آسمان سے بارش برسائی۔ پس جس نے عاشوراء کا روزہ رکھا گویا تمام زمانہ کا روزہ رکھا، اور یہ انبیاء اور موسیٰ علیہم السلام کا روزہ ہے۔ اور جس نے شبِ عاشوراء کو شب بیداری کی گویا اس نے ساتوں آسمان والوں کی برابر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ اور جس نے چار رکعت نماز پڑھی جس کی ہر رکعت میں 'الحمد' ایک بار اور 'قل ھواللہ احد' پچاس بار پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ پچاس اور آئندہ کے پچاس سال کے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ملاء اعلیٰ میں نور کے ایک ہزار منبر بنائے گا۔ اور جس نے ایک گھونٹ پانی پلایا گویا کہ اس نے ایک آن بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی۔ اور جس نے اہلِ بیت علیہم السلام کے مسکینوں کا پیٹ عاشوراء کے دن بھرا تو وہ پل صراط پر چمکتی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ اور جس نے کوئی چیز خیرات کی گویا اس نے کبھی کسی سائل کو نہیں لوٹایا۔ اور جس نے یومِ عاشوراء کو غسل کیا سوائے مرضِ موت کے کبھی بیمار نہ ہو گا۔ اور جس نے سرمہ لگایا سال بھر تک اس کی آنکھیں آشوب نہ کریں گی۔ اور جس نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا گویا اس نے تمام اولادِ آدم کے یتیموں کے ساتھ بھلائی کی۔ اور جس نے کسی مریض کی عیادت کی گویا اس نے تمام اولادِ آدم کے مریضوں کی عیادت کی۔ ان سب کو ابن جوزی نے ''موضوعات'' میں بیان کیا ہے۔''

[عبدالحق محدث مَاثَبُتَ بِالسُّنَّۃِ فی ایام السنّۃ، ۱۹/_۲۲۔]

حدیثِ موضوع کی تعریف

عاشوراء کے فضائل میں بیان کی جانے والی موضوع احادیث کو جاننے سے پہلے ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ حدیثِ موضوع کہتے کسے ہے اور اس کا حکم کیا ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''موضوع وہ حدیث ہے جس میں کذبِ راوی کی وجہ سے طعن ہو۔''

[قاری فی شرح شرح نخبۃ الفکر، ۱۲۳۔]

حافظ ابن الصلاح لکھتے ہیں:

''جو جھوٹی بات گھڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کر دی گئی ہو اس کو حدیثِ موضوع کہتے ہیں۔''

[ابن الصلاح فی علوم الحدیث، ۸۹۔]

حدیث گھڑنے والی جماعت

الكامل في ضعفاء الرجال

تأليف الإمام الحافظ أبي أحمد عبد الله بن عدي الجرجاني المتوفى سنة ٣٦٥هـ

تحقيق وتعليق الشيخ عادل أحمد عبد الموجود الشيخ علي محمد معوض

شارك في تحقيقه الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة جامعة الأزهر

الجزء الرابع

منشورات محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

الامام الحافظ ابو احمد ابن عدی الجرجانی (متوفہ سن ۳۶۵ھ) فرماتے ہیں:

"اور نام نہاد صالحین نے یہ رسم ڈال دی ہے کہ وہ فضائل اعمال میں گھڑی ہوئی باطل روایت بیان کرتے ہیں، اور ایک جماعت تو اُن میں سے حدیث گھڑنے میں بھی ملوّث ہے۔

(ابن عدی فی الضعفہ الرجال— ۱۷۶/۴۰)

عُلُومُ الحَدِيث

لابن الصَّلاح

الإمام أبو عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشَّهرَزوري

ولد سنة ٥٧٧ وتوفي سنة ٦٤٣ هـ

رحمه الله تعالى

تحقيق وشرح

نور الدين عتر

أستاذ التفسير وعلوم القرآن والحديث وعلومه

في كلية الشريعة جامعة دمشق

دار الفكر

بخلاف غيره من الأحاديث الضعيفة التي يُحْتَمَلُ صدقُها في الباطن ، حيث جاز روايتُها في الترغيب والترهيب على ما نبيِّنه قريباً إن شاء الله تعالى[(١)] .

وإنما يعرف كون الحديث موضوعاً بإقرار واضعه أو ما يتنزل منزلة إقراره ، وقد يفهمون الوضع من قرينة حال الراوي أو المروي ، فقد وضعت أحاديث طويلة يشهد بوضعها ركاكة ألفاظها ومعانيها .

ولقد أكثر الذي جمع في هذا العصر (الموضوعات) في نحو مجلدين فأودع فيها كثيراً مما لا دليل على وضعه[(٢)] ، إنما[(٣)] حقه أن يذكر في مطلق الأحاديث الضعيفة .

والواضعون للحديث أصناف ، وأعظمهم ضرراً قوم من المنسوبين إلى الزهد وضعوا الحديث احتساباً فيما زعموا فتقبل الناس موضوعاتهم ثقة منهم بهم وركوناً إليهم . ثم نهضت جهابذة الحديث بكشف[(٤)] عُوارِها ومحو عارها والحمد لله .

---

(١) في ص ١٠٣ .

(٢) مراده الحافظ أبا الفرج عبد الرحمن بن الجوزي مؤلف كتاب (الموضوعات) فقد تساهل فأدخل في كتابه ما لا دليل على وضعه ، بل هو ضعيف ، بل وفيه الحسن بل وفيه الصحيح أيضاً ، وقد بين ذلك السيوطي في كتابه (اللآلئ المصنوعة) ، وهو كتاب جيد في هذا الباب ، ولترجع لكتاب (تنزيه الشريعة المرفوعة) لابن عراق ، فإنه أوفى كتب هذا النوع .

(٣) وفي ع و ق (وإنما) .

(٤) وفي ع (لكشف) .

اور محدیثین کرام کے نزدیک گھڑنے والوں میں سب سے زیادہ مہلک و نقصان دہ لوگ یہی ہے جو خود کو صوفیہ، صلحاء، ولی ایر پیر کہلواتے ہیں۔ چنانچے ایسے نام نہاد صوفیہ اور پیروں کے بارے میں محدیثین کرام فرماتے ہیں: ''گھڑنے والے لوگوں کی کئی اقسام ہے اوران میں سب سے زیادہ مضر وہ قوم ہے جو زہد و عبادت کی طرف منسوب ہے،انہوں نے اپنے گمان میں ثواب سمجھ کر احادیث گھڑی اور لوگوں نے ان پر اعتماد کرتے ہوے وہ احادیث قبول کرلی۔

(ابن صلاح فی علم الحدیث— ۹۹، نبوی فی الطقریب والطبسیر-۷۴، سیوطی فی تدری بالراوی-۰۱/۴۳۴، ابناسی فی الشازہ الفیؓ-۲۲۳،ابن عراق فی تنزیھی الشریہ-۰۱/۱۵)

حدیثِ موضوع کا حکم

امام مولاء کائنات علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول

"سیدنا مولیٰ علی علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو۔ یقیناً جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔"

[بخاری فی الصحیح، ۱/۳۹، رقم: ۱۰۶۔]

امام جوینی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اس پر اتفاق ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمداً (جان بوجھ کر) جھوٹ بولنا گناہِ کبیرہ ہے اور ابو محمد جوینی نے کہا: وہ شخص کافر ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم پر عمداً جھوٹ باندھے، اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ موضوع روایت کو بیان کرنا حرام ہے، ہاں یہ کہہ کر بیان کر سکتا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ امام مسلم نے روایت کیا ہے **نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری حدیث بیان کی حالانکہ اس کو علم تھا کہ یہ حدیث جھوٹی ہے، وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔"**

[ابن حجر عسقلانی فی شرح نخبۃ الفکر، ۶۰/۔]

امام جلال الدین سیوطی رحمۃاللہ علیہ کا
موضوع احادیث پر فتویٰ

خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃاللہ علیہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

"اگرچہ یہ ایسا کلام ہے جس میں حسن موجود ہے اور اُس کی نصیحتیں بہت بلیغ ہیں تاہم کسی شخص کو لائق نہیں کہ وہ کلام کو اچھا بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کوئی حرف منسوب کریں، اگرچہ وہ کلام فی نفسہ حق ہو۔ پس بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فرمان حق ہے لیکن ہر حق بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نہیں۔ اس مقام میں خوب غور کیا جائے بیشک یہ قدموں کے پھسلنے اور عقلوں کے گمراہ ہو جانے کا مقام ہے اور رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح حدیث میں تنبیہ فرمائی ہے کہ، "مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی عام شخص پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں، سو جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

[سیوطی فی احادیث موضوعہ-۲۰۲]

موضوع احادیث

اور علامہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

فتاوٰی رِضویّہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوی الرَّضْوِیَّۃِ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد ۲۳

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ ـــــــ ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ء ـــــــ ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ، لاہور ۸، پاکستان (۵۴۰۰۰)

فون: ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب ـــــــ فتاوٰی رضویہ جلد ۲۳

تصنیف ـــــــ شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

ترجمہ عربی عبارات ـــــــ حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

پیش لفظ ـــــــ حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ترتیبِ فہرست ـــــــ حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

تخریج و تصحیح ـــــــ مولانا نظیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرم اللہ بٹ، مولانا غلام حسین

باہتمام و سرپرستی ـــــــ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلٰی تنظیم المدارس اہلسنّت، پاکستان

کتابت ـــــــ محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالا)

پیسٹنگ ـــــــ مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبۂ فارسی جامعہ نظامیہ لاہور

صفحات ـــــــ ۷۶۸

اشاعت ـــــــ ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ / فروری ۲۰۰۳ء

مطبع ـــــــ

ناشر ـــــــ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

قیمت ـــــــ

ملنے کے پتے

* رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
  ۰۳۰۰/ ۹۴۱۵۳۰۰ ۷۶۶۵۷۷۲
* مکتبہ اہلسنت جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
* ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
* شبیر برادرز، ۴۰ بی، اردو بازار، لاہور

خوش آوازی کے چوکی پر مولود پڑھنے بٹھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے آدمی سے رب العزت جل مجدہ اور روح حضور فخر عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خوش ہوتی ہے یا ناخوش؟ اور پروردگار عالم ایسی مجالس سے خوش ہو کر رحمت نازل فرماتا ہے یا غضب؟ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان محافل میں تشریف لاتے ہیں یا نہیں؟ بانیان اور حاضرین محافل کے مستحق رحمت ہیں یا غضب؟ **بیّنوا من الکتاب توجروا عند رب الارباب** (کتاب کے حوالے سے بیان فرماؤ تاکہ رب الارباب کے ہاں سے اجر وثواب پاؤ۔ت)

الجواب:

افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں اور ان کا مرتکب اشد فاسق وفاجر مستحق عذاب یزداں وغضب رحمٰن اور دنیا میں مستوجب ہزاراں ذلت وہوان خوش آوازی خواہ کسی علت نفسانی کے باعث اسے منبر ومسند پر کہ حقیقۃً مسند حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس مبارک پڑھوانا حرام ہے، تبیین الحقائق وفتح اللہ المعین وطحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہا میں ہے:

فی تقدیم الفاسق تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعاً[1]۔	فاسق کو آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ بوجہ فسق لوگوں پر شرعاً اس کی توہین کرنا واجب اور ضروری ہے۔(ت)

روایات موضوعہ پڑھنا بھی حرام سننا بھی حرام، ایسی مجالس سے اللہ عزوجل اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کمال ناراض ہیں، ایسی مجالس اور ان کا پڑھنے والا اور اس حال سے آگاہی پاکر بھی حاضر ہونے والا سب مستحق غضب الٰہی ہیں یہ جتنے حاضرین ہیں سب وبال شدید میں جداجدا گرفتار ہیں اور ان سب کے وبال کے برابر اس پڑھنے والے پر وبال ہے اور خود اس کا اپنا گناہ اس پر علاوہ اور ان حاضرین وقاری سب کے برابر گناہ ایسی مجلس کے بانی پر ہے اور اپنا گناہ اس پر طرہ مثلاً ہزار حاضرین مذکور ہوں تو ان پر ہزار گنا اور اس کا عذاب قاری پر ایک ہزار ایک گنا اور بانی پر دوہزار دو گنا ایک ہزار حاضرین کے اور ایک ہزار ایک اس قاری کے اور ایک خود اپنا، پھر یہ شمار ایک ہی بار نہ ہوگا بلکہ جس قدر روایات موضوعہ جس قدر کلمات نامشروعہ وہ قاری جاہل جری پڑھے گا ہر روایت ہر کلمہ پر یہ حساب وبال وعذاب تازہ ہوتا مثلاً فرض کیجئے کہ ایسے سو کلمات مردودہ اس مجلس میں اس نے پڑھے تو ان حاضرین میں ہر ایک پر سو سو گناہ اور اس قاری علم ودین سے عاری پر ایک لاکھ ایک سو گناہ اور باقی پر دو لاکھ دو سو، **وقس علی هذا**، رسول اللہ

[1] فتح المعین کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/ ۲۰۸، تبیین الحقائق باب الامامۃ المطبعۃ الکبرٰی بولاق مصر ۱/ ۱۳۴، غنیۃ المستملی فصل فی الامامۃ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۳

اسی طرح حضرت علامہ احمد رضا خان حنفی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متواترہ حدیث میں ہے، "جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے، اہل سنت کسی کبیرہ کے ارتکاب کو کفر نہیں کہتے جب تک کہ استحلال وغیرہ مکفرا کے ساتھ نہ ہو، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افتراء کو امام ابو محمد جوینی والد امام الحرمین نے کفر بتایا۔"

(احمد رضا خان فی فتاویٰ رضویہ-۱۵/۱۵۹)

فتاوٰی رِضویہ | جلد پانز دہم (۱۵)

فتاوٰی رِضویّہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور نمبر ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوی الرِّضْوِیَّۃ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

جلد پانزدہم (۱۵)

تحقیقات نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان

فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ ـــــــ ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ء ـــــــ ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ، لاہور (۸)، پاکستان (۵۴۰۰۰)

فون: ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب ـــــــ فتاوٰی رضویہ جلد پانزدہم

تصنیف ـــــــ شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

ترجمہ عربی عبارات ـــــــ حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

پیش لفظ ـــــــ حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ترتیب فہرست ـــــــ حافظ عبدالستار سعیدی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

مقدمہ ـــــــ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری

تخریج وتصحیح ـــــــ مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرم اللہ بٹ

باہتمام وسرپرستی ـــــــ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلٰی تنظیم المدارس اہلسنت، پاکستان

کتابت ـــــــ محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالا)

پیسٹنگ ـــــــ مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبۂ فارسی جامعہ نظامیہ لاہور

صفحات ـــــــ ۷۴۴

اشاعت ـــــــ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ / اپریل ۱۹۹۹ء

مطبع ـــــــ

ناشر ـــــــ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

قیمت ـــــــ

ملنے کے پتے

* مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

* مکتبہ تنظیم المدارس، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

* مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی

* ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

فتاوٰی رضویّه جلد پانزدہم (۱۵)

فی المحیض وثانیا ماکل نطفة تقبلها الرحم وثالثا ماکل النطفة تقبلها الرحم بل اذا قبلت ربما قبلت جزء منها ورمت بالباق وقد ثبت الجواب عن حدیث الطوفان وقد یکون جوابا ایضا عن الذی ذکر ابن کثیر فان الکلام فی الموجودین اذذٰلك لان البقاء فرع الوجود علی ان الکلام فی ولدٰادم قطعا.وهم لیسوا من ولده علی الاطلاق وان کانوا من ولده لانهم من مائه وذلك لان الولد ما عن صاحبته قال تعالٰی "اَنّٰی یَکُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ"[1]۔	پیٹ وغیرہ پر استعمال سے حاصل ہوتا ہے **ثانیا** ہر نطفہ کو رحم قبول نہیں کرتا **ثالثا** رحم ہر نطفہ کے تمام کو قبول نہیں کرتا بلکہ جزء کو قبول کرکے بقیہ کو پھینک دیتا ہے، اور یہ تین جواب حدیث طوفان سے ہیں اور یہ اس کا جواب بھی ہے جو حافظ ابن کثیر نے نقل کیا کیونکہ کلام ان میں ہے جو وہاں موجود تھے کیونکہ بقا وجود کی فرع ہے، علاوہ ازیں گفتگو ان میں ہے جو یقینی طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہوں، اور یہ کامل طور پر ان کی اولاد نہیں اگرچہ ایک لحاظ سے اولاد ہیں کیونکہ ان کے نطفہ سے ہیں اور وہ اس لئے کہ ولد کے لئے بیوی کا ہونا ضروری ہے، اللہ تعالٰی کا فرمان ہے کہاں ہے اس کے لئے اولاد حالانکہ اس کے لئے بیوی ہی نہیں۔ (ت)

بالجملہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر احتلام منع ہے اور خود حضور اقدس انور اطیب اطہر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت اور اس کی تکرار اور اس پر اصرار کہ ہاں ہوا ہاں ہوا، یقینا حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر صریح افتراء ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر افتراء جہنم کا سیدھا راستہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی متواتر حدیث میں ہے:

من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار[2]۔	جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے،

اہل سنت کسی کبیرہ کا ارتکاب کو کفر نہیں کہتے جب تک استحلال وغیرہ مکفرات کے ساتھ نہ ہو، مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر افتراء کو امام ابو محمد جوینی والد امام الحرمین نے کفر بتایا____

[1] القرآن الکریم ۶ /۱۰۱

[2] صحیح مسلم باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۷

Page 159 of 742

ایک اور مقام پر موضوع روایات پڑھنے اور سننے والوں کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"روایت موضوع پڑھنا بھی حرام اور سننا بھی حرام، ایسی مجالس سے اللہ u اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو جاتے ہیں، ایسی مجالس اور اُن کا پڑھنے والا اور اُس حال سے آگاہی پاکر

بھی حاضر ہونے والا سب مستحق غضبِ الٰہی ہے۔ یہ جتنے حاضرین ہیں سب وبال شدید میں جدا جدا گرفتار ہیں اور اُن سب کے وبال کے برابر اُس پڑھنے والے پر وبال ہے اور خود اُس کا اپنا گناہ اس پر 'علاوہ' اوران حاضرین و قاری سب کے برابر گناہ ایسی مجلس کے بانی پر ہے، اور اپنا گناہ خود اُس پر علاوہ اذیں ہے۔ مثلاً ہزار شخص حاضرین مذکور ہوں تو اُن پر گناہ اور اُس کذاب قاری پر ایک ہزار ایک گناہ، اور بانی پر دو ہزار دو گناہ، ایک ہزار حاضرین کے اور ایک ہزار اُس قاری کے اور ایک خود وہ قاری جاہل جری پڑھے گا، ہر رویت، ہر کلمہ پر یہ حساب وبال و عذاب تازہ ہو گا۔ مثلاً فرض کیجیے کہ ایسے سو کلمات مردودہ اُس مجلس میں پڑھے تو اُن حاضرین میں ہر ایک پر سو سو گناہ اور اُس قاری علم و دین سے عاری پر ایک لاکھ ایک سو گناہ اور بانی پر دو لاکھ دو سو۔''

(احمد رضا خان فی فتاویٰ رضویہ-۲۳/۷۳۵)

عاشوراء کے دن روزہ رکھنا فرض یا واجب نہیں ہے،
البتہ سنّت اور مستحب ہے۔

۱۔ ''امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ رمضان کے فرض کیے جانے سے پہلے دس محرم کا روزہ رکھتے تھے اور یہ وہ دن تھا جس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا، پھر جب اللہ نے رمضان (کے روزے) فرض کر دیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دس محرم کا روزہ رکھنا چاہے وہ اس دن کا روزہ رکھے اور جو ترک کرنا چاہے تو وہ اس کو ترک کر دے۔''

[بخاری فی الصحیح،/۳۸۷، رقم: ۱۵۹۲۔]

۲۔ ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، پھر جب رمضان کے روزے فرض کر دیے گیے تو جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا روزہ چھوڑ دیتا۔''

[بخاری فی الصحیح،/۴۸۰، رقم: ۲۰۰۱۔]

۳۔ ''حضرت عائشہ علیہا السلام بیان کرتی ہیں کہ قریش زمانہء جاہلیت میں عاشوراء کے دن روزے رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے، پھر جب آپ مدینہ میں آئے تو آپ نے خود بھی اس دن روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا، پھر جب

رمضان کے روزے فرض کر دیے گیے تو عاشوراء کا روزہ ترک کر دیا گیا، پس جو چاہتا اس دن روزہ رکھتا اور جو چاہتا اس کو ترک کر دیتا۔"

[بخاری فی الصحیح، ۴/۸۰، رقم: ۲۰۰۲۔]

۴۔ علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی المتوفی سنہ ۵۸۷ ہجری لکھتے ہیں کہ:

"بعض فقہاء نے کہا ہے کہ صرف عاشوراء کا روزہ رکھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں یہود کی مشابہت ہے۔"

[کاسانی فی بدائع الصنائع، ۲/۵۶۸۔]

۵۔ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی المتوفی سنہ ۱۲۵۲ ہجری لکھتے ہیں کہ:

"فتاویٰ قاضی خان میں مذکور ہے کہ یومِ عاشوراء کا روزہ مستحب ہے جب کہ اُس کے ایک روز پہلے یا ایک روز بعد روزہ رکھا جائے تاکہ اہل کتاب کی مخالفت ہو۔"

[شامی فی ردالمحتار، ۳/۳۰۰۔]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موافقین کے لیے اسے موجبِ استقامت بنائے اور مخالفین و متعصبین کے لیے سببِ ہدایت بنائیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

امام جعفر صادق فاؤنڈیشن اہل سنّت

موڈاسہ، اروّلی، گجرات، انڈیا

Mo. 85110 21786